بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۵ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۵ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۷۲

"مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام مَیں نے الگ بنا دیا ہے تا کہ نوجوان اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں"

مجلس کو جماعتی کاموں میں تعاون کرنا چاہیئے کیونکہ وہ بنائی ہی اس غرض کے لئے گئی ہے

خدام کو بحیثیت افرادِ جماعت مجلس کے کام پر جماعتی کام کو مقدم رکھنا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض زرّیں نصائح

— محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان —

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی تنظیموں کو صحیح خطوط پر چلانے اور جماعتی ترقی کے ضمن میں ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جو زرّیں ہدایات دی ہیں وہ حرزِ جان بنانے کے قابل ہیں۔ جماعتوں اور احباب کی یاددہانی اور افادہ کی غرض سے ان کا ایک حصہ ذیل میں شائع کرایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں اور ان کی ذیلی تنظیموں کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک دوست نے عرض کیا کہ یہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک مہتمم آئے تھے وہ کہتے تھے کہ خدام الاحمدیہ والوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ امیر جماعت کا حکم مانیں۔ حضور اس کے متعلق وضاحت فرمائیں کیا خدام الاحمدیہ سے امیر جماعت کوئی کام نہیں لے سکتا؟

حضور نے فرمایا "میں یقین نہیں کر سکتا کہ خدام الاحمدیہ کے مہتمم نے ایسے الفاظ کہے ہوں۔ مجلس کے کارکن جہاں تک مجھے علم ہے بہت ذہین ہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔"

اس پر ایک دوسرے دوست نے عرض کیا کہ "مہتمم صاحب نے کہا تھا کہ مثلاً یہاں محمد نواز صاحب قائد ہیں۔ امیر جماعت محمد نواز صاحب کو تو حکم دے سکتا ہے۔ مگر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو حکم نہیں دے سکتا۔"

حضور نے فرمایا "ہاں یہ درست ہے مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام میں نے الگ بنا دیا ہے اور ان کا الگ مرکز قائم ہے میں چاہتا ہوں کہ نوجوان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں۔ ان میں خود کام کرنے کی اور اپنی ذمہ واری محسوس کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا۔ اگر وہ کوئی خامی دیکھے تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے۔ اگر اسے کوئی کام لینا ہو تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا۔ البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو [illegible] (یعنی گزارش) کر سکتا ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسے کاموں میں تعاون کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بنائی ہی اس غرض کے لئے گئی ہے۔ اگر وہ تعاون نہیں کرے گی تو اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گی۔ نیز امیر کسی فردِ جماعت سے بحیثیت فرد ہونے کے کام لے سکتا ہے۔ نہ بحیثیت رکن مجلس ہونے کے۔ ایک شخص جماعت کا سیکرٹری ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بھی ہے۔ جب جماعتی کام ہوگا تو اسے بہرحال مجلس کے کام پر جماعتی کام کو مقدم رکھنا ہوگا۔" (منقول از اخبار الفضل مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۰ء)

اس کے بعد ۱۹۵۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر یہ فیصلہ فرمایا کہ

"میں فیصلہ کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۸۲۱ الف میں فقرہ نمبر ۲ کی صورت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے کہ "ان امور میں جو جماعت کے مجموعی یا عمومی مفاد پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔ مقامی امیر کو مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو حکم دینے کا اختیار ہوگا جو تحریری ہونا چاہیئے اور ان مذکورہ بالا مجالس کو حق ہوگا کہ اگر وہ حکم کو نا واجب سمجھتی ہوں تو اپنی مرکزی مجلس کی معرفت صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائیں۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۵۰ء صفحہ ۲۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل سے حضور کو نقرس کی تکلیف ہے۔ رات نیند وقفوں سے آئی۔ نقرس کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب کی گھانا سے تشریف آوری

ربوہ ——— مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب گھانا (مغربی افریقہ) میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء بروز بدھ شام کو چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ احباب نے ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے مصافحہ و معانقہ کرکے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف بیمار رہیں اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدماتِ دین و خدمات سلسلہ سے نوازے آمین۔

اشاعت لٹریچر اور انصار اللہ کا فرض

"روحانی خزائن جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا حق کے متلاشیوں تک پہنچانا انصار اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ اشاعت لٹریچر کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے اور اس کی شرح ایک روپیہ فی رکن مقرر ہے۔ زعماء صاحبان کوشش کریں کہ اس مد کا پورا چندہ اسی ماہ میں وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔"

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جولائی ۶۲ء

ایسی ذہنیت ملک و قوم کے لئے بہت خطرناک ہے

(قسط نمبر ۲)

کوثر نیازی کا نوٹ "ایک غلطی کا ازالہ" کے متعلق ملاحظہ ہو:-

"اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے مرزائیوں کی ایک کتاب "ایک غلط فہمی کا ازالہ" ضبط کر لی ہے حکومت کا یہ اقدام نہایت مناسب اور بروقت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ مسیحی مشنری ہمارے بزرگوں کے خلاف دریدہ دہنی کر کے ہماری دلآزاری نہ کریں تو شرافت اور انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی مسیحی فرقے کے متعلق ایسی کوئی بات نہ کہیں جو ان کی دلآزاری کا باعث بنے مذہبی مناظروں نے آج تک کسی قوم اور کسی ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ان کا اثر ہمیشہ الٹا ہوتا ہے اور اس سے جواب در جواب کا ایسا چکر چل نکلتا ہے جو بعض اوقات شدید نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ اسلام مناظروں کے ذریعہ نہیں بلکہ تالیف قلوب کے ذریعہ پھیلا تھا اور اس کی عظمت دوسرے لوگوں کو سمجھ کر ان سے محبت اور ہمدردی کا اظہار کرنے سے ظاہر ہوتی تھی لیکن قادیانی حضرات تبلیغِ اسلام کے اس بنیادی اصول کو اپنی پوری تاریخ میں کبھی نہیں سمجھ سکے اور دوسروں کی دلآزاری ان کا اولین مقصد رہی۔ موجودہ عالمی حالات میں اس تصور کو دفن کر دینا چاہیئے اور ایسی تمام کتابوں کو دریابرد کر دینا چاہیئے جو دوسرے مذاہب کو مسلمانوں اور اسلام سے دور لے جائیں۔ اس لئے اس کتاب کی ضبطی ہمارے نزدیک بڑی مستحسن ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب ۱۹/۷/۶۲ ص۵)

کوثر نیازی نے یہ نوٹ بھی محض اندھے تعصب کی بنا پر لکھا ہے۔ اور اس کو ہرگز یہ علم نہیں ہے کہ "ایک غلطی کے ازالہ" میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اس نے فرض کر لیا ہے کہ اس میں عیسائیوں کے خلاف مواد ہوگا حالانکہ عیسائیت کے متعلق کوئی اشارہ بھی نہیں ہے۔

یہ لوگ ہیں جو احمدیت کی مخالفت پر ہر وقت ادھار کھائے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ احمدیت کی مخالفت محض مخالفت کے خیال سے کرتے ہیں ورنہ حقیقت سے بالکل نابلد ہوتے ہیں اور ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر ایسے ہی لوگوں کے اکسانے پر اس معصوم اور بے ضرر کتابچہ پر حملہ کیا گیا ہے جیسا کہ اغلب ہے تو حکومت کو جلد از جلد اس کا تدارک کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں ایک حرف بھی کسی فرقہ یا دینی گروہ کے خلاف نہیں جس سے کسی فریقین کے درمیان منافرت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

جن لوگوں کی ذہنیتیں ایسی ماؤف ہو چکی ہیں کہ وہ بغیر مطالعہ کئے کسی کتاب کے متعلق اپنی مخالفانہ رائے کا اظہار کرنے سے نہیں شرماتے ایسے لوگوں کی باتوں پر اعتماد کرنا کسی سمجھدار انسان کے لئے ہرگز جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ کوثر نیازی تو خاص طور پر اس بات میں شہرت یافتہ ہیں کہ وہ ناحق احمدیت کی مخالفت پر تلے رہتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ آپ نے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ

"جو لوگ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

اس کا جو جواب جماعتِ اسلامی (ہند) کے نقیب معاصر "دعوت" (دہلی) نے اپنے ایڈیٹوریل میں دیا ہے بلاتبصرہ "صدق جدید" لکھنؤ سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"---- اگر مختلف زبانوں کے ماہر ایک ہزار علماء بھی ہوں تو وہ صرف افریقہ میں بہت آسانی سے کھپ سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ البتہ ایسے علماء کی کمی نہیں جو اپنی جھیپ مٹانے کے لئے کام کرنے والوں میں کیڑے نکالتے ہیں اور فتوے لگا کر ان کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاہور کے ایک جلسہ میں سیرۃ النبی پر تقریر کرتے ہوئے ایک مولانا نے علماء کو مشورہ دیا۔ ---- ایک دوسرا فریق یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام ضرور انجام دے رہا ہے۔ اس نے بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے۔ اسکول کھولے جگہ جگہ مسجدیں تعمیر کیں۔ ہر زبان کے اخبار اور رسالے شائع کئے۔ عیسائیوں اور دہریوں کی کانفرنسوں میں پہنچ کر انہیں اسلام سے روشناس کرایا۔ ریڈیو پر اسلام پر تقریریں کیں عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ہر زبان میں اسلام پر لٹریچر شائع کیا مگر اس طبقے کے بارے میں انہی مولانا صاحب کا ارشاد ہے کہ "جو لوگ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، گویا علماء کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ وہ کچھ نہ کریں مگر کرنے والوں پر فتوے جڑتے رہیں!"

(بحوالہ صدقِ جدید ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء)

یہ مولوی احمدیت کی مخالفت میں اتنا اندھا ہو چکا ہے کہ اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ عیسائیت کے متعلق وہ خود اپنے اخبار میں کیا موقف اختیار کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو شہاب کے گزشتہ فائل۔ حکومت کو یہاں تک مشورہ دیتا رہا ہے کہ عیسائیوں کے تمام ادارے ضبط کر لئے جائیں اور ان کی تبلیغ بند کر دی جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر احمدیت کے اندھے تعصب کی وجہ سے لکھتا ہے:-

"اسلام ... تالیف قلوب کے
ذریعہ پھیلا تھا اور اس کی عظمت
دوسرے لوگوں کو سمجھ کر ان
سے محبت اور ہمدردی کا اظہار
کرنے سے ظاہر ہوتی تھی۔"

اس سے بڑی منافقت کیا ہو سکتی ہے یہ اس سے بھی بڑی منافقت ہے جو مودودی صاحب نے اپنے مقدمہ میں ظاہر کی ہے اور سابقہ جماعتِ اسلامی کا دستور دکھا کر دعوے کیا ہے کہ وہ آئینی طریقوں سے جدوجہد کرنے کے حامی ہیں حالانکہ مودودی صاحب کی کتابیں اس خیال سے بھری پڑی ہیں کہ تبلیغ کی تخم ریزی سے پہلے تلوار سے قلبرانی نہایت ضروری ہے۔ اور کہ اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے جبر استعمال کرنا اسلام میں جائز ہے۔ نعوذ باللہ۔

اب غور کیجئے کہ ایک انسان اپنی کتابوں میں تو یہ لکھتا ہے کہ تلوار کے بغیر اسلام پھیل نہیں سکتا۔ اور اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے اور کہ اقتدار پر بزور شمشیر قبضہ کرنا جائز ہے مگر جماعتی دستور میں یہ شق رکھتا ہے کہ جماعت آئینی جدوجہد کرے گی اس سے بڑا منافق کون ہو سکتا ہے۔

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

اگر کوئی محض دنیادار سیاسی انسان بھی اس قسم کی دورخی روش رکھے تو سمجھدار عوام اس پر اعتماد نہیں رکھتے اور اس سے نفرت کرتے ہیں مگر یہ لوگ ہیں جو بقول خود تجدید و احیائے دین کا دعوے لے کر اٹھے ہیں۔ کیا اسلام منافقت سے پھیلایا جاتا ہے اور زندہ کیا جاتا ہے؟ نعوذ باللہ۔

جماعتِ احمدیہ اور اس کے بزرگوں نے کبھی کسی فرقہ یا فرد کی دلآزاری کے لئے کچھ نہیں لکھا البتہ وہ صداقت بیانی کی قائل ضرور رہی ہے۔ اگر صداقت بیانی سے کسی ماؤف ذہنیت کی دلآزاری ہوتی ہے تو اس کی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی۔ جماعتِ احمدیہ کا تو اصول یہ ہے کہ ؎

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو

چنانچہ حکومت ہی نہیں بلکہ وہ شورش پسند لوگ بھی جیسا کہ احراری اور مودودئے بھی جانتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ نے اینٹ کا جواب کبھی پتھر سے نہیں دیا بلکہ ہمیشہ حق بیانی کی ہے اور اس میں نقصان برداشت کرنا پڑا ہے تو برداشت کیا ہے۔ اور قیام امن میں ہمیشہ ارباب نظم و نسق کی مدد کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مذہبی مُترفین حقیقت کے سامنے نہیں آ سکتے اس لئے وہ سازشوں اور فریب کاریوں سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مودودیوں کی یہ فطرت ثانیہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں لاہور میں جو اسلام پر مذاکرہ ہوا تھا مودودیوں نے اعتراف کیا ہے کہ مودودی صاحب نے چالبازی سے احمدی علماء کے پارٹ کو حذف کرا دیا تھا وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ لوگ سورج کی روشنی سے خائف ہیں۔ وہ حق سے ڈرتے ہیں اس لئے چالبازیوں سے حق کو دبانا چاہتے ہیں۔ اب "ایک غلطی کے ازالہ" میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت مبنی برحق باتیں لکھی ہیں اور اس میں ایک لفظ بھی کسی کی نام کی دلآزاری پر بھی دلالت نہیں کرتا مگر چونکہ اس کتابچہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کی تشریح کی ہے۔ مخالفین ڈرتے ہیں کہ حق کسی طرح سعید روحوں تک نہ پہنچ جائے اور وہ حق کو اختیار نہ کر لیں جو ان کے اپنے علوے مانڈے پر ضرب لگانے کے برابر ہے۔ اس لئے کوثر نیازی نے بغیر جانے کے اس کتابچہ کا مضمون کیا ہے ضبطی کی تائید کر دی ہے۔ اس کے دل میں یہ ہول بیٹھا ہوا ہے کہ جماعتِ احمدیہ چونکہ فعال جماعت ہے اور نیکی پر قائم اس لئے سعید روحیں اس کے گرد جمع ہو جائیں گی ان کو روکنے کا یہی ذریعہ ہے کہ احمدیہ لٹریچر کو ان تک نہ پہنچنے دیا جائے۔ مگر ان لوگوں کو دین کی تاریخ یاد نہیں رہتی ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ جس پتھر کو معمار رد کرتے ہیں وہی کونے کا پتھر بنتا ہے۔

قسط اوّل

الزام تراشی ——— ایک قومی گناہ

عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

ملک سیف الرحمن صاحب فاضل

نکتہ چینی اور الزام تراشی کا سرچشمہ بدظنی ہے اور یہ تینوں گناہ۔ جہاں انفرادی لحاظ سے مضر ہیں وہاں قوموں کی تباہی کا موجب بھی بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شدید مذمت فرمائی ہے۔ اور ان سے بچ کر رہنے کی تاکیدی ہدایت دی ہے۔ جو ان برائیوں کے عادی ہیں اور اپنی ان مذموم حرکات کی وجہ سے معاشرہ کی فضا کو مسموم اور لوگوں کے ذہنی سکون کو برباد کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تطع کل حلاف مھین ۔ ھماز مشاء بنمیم ۔ مناع للخیر معتد اثیم ۔ عتل بعد ذالک زنیم ۔ ان کان ذا مال وبنین ۔ (القلم رکوع ۱)

یعنی اگر اپنے ایمان کی حفاظت اور اپنی قوم کی سلامتی چاہتا ہے تو ایسے شخص کا کہا نہ مان اور نہ اس کے کہنے میں آ۔ جو قسمیں کھا کھا کر اپنا اعتبار جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر درحقیقت پست خیالات کا مالک ہے۔ نیک لوگوں پر طعنہ زنی کی عادت رکھتا ہے۔ چغلیاں کھانے کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ خود تو اس نے کیا نیکی کرنی ہے۔ لوگوں کو بھی نیک کاموں اور نیک ارادوں سے روکتا ہے۔ اور مخالفت میں حد سے گزر جاتا ہے۔ گنہگار ہے۔ نکتہ چینی اور الزام تراشی میں بدلگام ہے۔ اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا۔ دعوےٰ خدا کا بندہ ہونے کا ہے۔ لیکن تعلق شیطان سے رکھنے والا ہے اور ان حرکات کی جرأت اسے صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ سمجھتا ہے کہ وہ بڑا مالدار ہے۔ اور آل اولاد یا اپنے حمایتیوں کی وجہ سے بڑے اثر و رسوخ کا مالک ہے۔

ایک اور آیت میں ایسے لوگوں کی یہ علامت بتائی کہ یہ لوگ اپنے راہنما پر قومی اموال میں بے جا تصرف اور ان کی غلط تقسیم کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا یہ راہنما تو چند خوشامدیوں یا خودغرضوں کے تصرف میں ہے۔ وہ جو کہتے ہیں مان جاتا ہے اور ہماری کچھ بھی نہیں سنی جاتی۔ چنانچہ فرمایا۔

ومنھم من یلمزک فی الصدقات ۚ فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون ۔ .... ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن ۚ قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمۃ للذین اٰمنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۔ (التوبہ ۵۸ - ۶۱)

یعنی کچھ لوگ قومی اموال میں بیجا تصرف ان کی غلط تقسیم اور غلط تخشیوں کا تجھ پر الزام لگاتے ہیں۔ اگر ان اموال میں سے ان کو بھی کچھ دے دیا جائے۔ یا ان کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہاں یہ بالکل بجا اور ٹھیک خرچ ہوا۔ اور اگر ان میں سے ان کو کچھ نہ دیا جائے یا ان کی منشا اور مطلب آری کے مطابق خرچ نہ ہو تو ناراض ہو جاتے ہیں اور کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ قومی اموال کو ضائع کیا جا رہا ہے.... خویش پروری اور دوست نوازی ہو رہی ہے......

اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبی کے متعلق اس کی ایذا رسانی کی نیت سے یہ طعنہ زنی کرتے ہیں۔ کہ یہ تو بس اذن ہے۔ یعنی اپنے خوشامدیوں کی سنتا ہے ہماری بات کی تو یہاں کچھ بھی قدر اور شنوائی نہیں۔ اے نبی تو کہہ دے جس بات میں تمہاری سراسر بھلائی اور بہتری ہو۔ اس کے سننے اور اسے مان لینے میں بھلا کونسی برائی ہے۔ یہ نبی تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے امن و سکون کے لئے پورے خلوص کے ساتھ ہر وقت کوشاں رہتا ہے اور ان کے لئے سراسر رحمت ہے۔ ہاں وہ لوگ جو ایسے خیرخواہ انسانیت نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کی ایذا رسانی سے باز نہیں آتے۔ ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ جو روحانی بھی ہوگا اور دنیوی بھی۔

پھر ایسے تباہ کن فتنوں سے مومنین کو بچانے کے لئے یہ ہدایت فرمائی کہ بلا تحقیق کوئی بات نہ کی جائے بلکہ الزام سے تعلق رکھنے والی یا قومی انتشار کا موجب بننے والی بات کو سننے سے بھی اجتناب کیا جائے۔ اور اگر جماعتی مفاد کے پیش نظر کوئی اس قسم کی بات کہنی بھی ہو تو پوری تحقیق اور اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد مناسب موقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی ذمہ دار شخص کے سامنے کہی جائے۔ اس قسم کے اقدام میں بھی مقصد فساد نہ ہو۔ بلکہ قومی خیرخواہی خالص ہمدردی اور جماعتی اصلاح کی نیت ہو۔ چنانچہ فرمایا۔

ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا ۔ .... وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ۔ ان الشیطن ینزغ بینھم ۔ ان الشیطن کان للانسان عدوا مبینا ۔ (بنی اسرائیل ۳۶ - ۵۳)

یعنی کوئی الزام کی بات جس کا تجھے پورا پورا علم نہ ہو منہ سے مت نکال کیونکہ کان آنکھ اور دل سب سے باز پرس ہوگی۔ .... میرے بندوں کو کہہ دیجئے کہ وہ صرف اچھی مفید اور سماجی بہبود سے تعلق رکھنے والی ہی بات کیا کریں۔ اور شیطان کے بہکانے میں آکر کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جس میں کوئی شر کا پہلو ہو۔ کیونکہ شیطان تو ان کے درمیان جھگڑا، فساد، بدگمانی اور شر پھیلانے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ تمہیں ایک دوسرے کے عیوب اور برائیاں بتا کر تم کو ایک دوسرے سے بدظن کر دے۔ اور تمہیں بھی اس برائی کا

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

شوریٰ کی تجاویز

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ میں مسلسل تحریک کرتی رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شامل ہوں۔

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس میں پیش ہونے کے لئے لجنہ اماء اللہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے تجاویز بھجوائیں تاکہ ایجنڈا بھجوایا جا سکے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد روانہ کر دیا جائے۔ تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کا ہادی بنا دے۔ یہ شیطان بھلا تمہارا خیر خواہ کب ہے وہ تو تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اس لئے عقلمند بنو اور اس کی چکنی چپڑی باتوں میں کبھی نہ آؤ۔

ایک جگہ اور فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ
...... وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ
وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ
بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ
بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ
یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا
اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫
اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا
تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ
بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ
اَخِیۡهِ مَیۡتًا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ۔

(الحجرات ۱۱۔۱۲)

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو ایک دوسرے کا تمسخر نہ اڑاؤ اور نہ استہزاء سے پیش آؤ اسی طرح ایک دوسرے کی عیب جوئی اور الزام تراشی کا وطیرہ اختیار نہ کرو اور نہ برے نام رکھو۔ ایمان کے بعد فسق و فساد کا ایسا رویہ بہت ہی بری حرکت ہے اور جو لوگ سمجھانے اور توجہ دلانے کے بعد بھی ایسی حرکات سے باز نہیں آتے ہیں وہ یقیناً ظالم ہیں۔ اے وہ جو ایمان لائے ہو بدگمانی سے ہمیشہ بچو کیونکہ کئی بدگمانیاں گناہ کا موجب بن جاتی ہیں لوگوں کی کمزوریوں کی تلاش میں نہ رہو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اگر تمہیں یہ پسند نہیں تو پھر کسی کی غیبت اسے کیسے مرغوب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرنے والا اور اچھے کاموں کا اچھا بدلہ دینے والا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات ان آیات کی تفسیر میں پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے عناصر کی شدید مذمت فرمائی ہے جو الزام تراشی اور عیب چینی کے رویہ سے باز نہیں آتے۔ اور ہر وقت اسی فکر میں سرگرداں رہتے ہیں کہ کسی کے عیب کا کوئی پتہ لگے اور الزام تراشی کا انھیں کوئی موقعہ ملے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور فرماتے ہیں

جار سوءٍ ان رأی
خیرًا دفنہٗ وان رأی

شرًا اذاعہٗ
(کشف ۲ ص ۳۶۷)

یعنی وہ پڑوسی اور ساتھی بہت برا ہے جو اگر کسی کی کوئی خوبی دیکھتا ہے تو اسے دفن کر دیتا ہے اور اس کا کسی کے سامنے ذکر تک نہیں کرتا اور اگر کوئی عیب یا غلطی اس کے علم میں آتی ہے تو لے اڑتا ہے اور ہر جگہ پھیلاتا پھرتا ہے۔

اسی طرح فرمایا

انّ الشیطان لیتمثّل
فی صورۃ الرجل فیأتی
القوم فیحدّثھم بالحدیث
من الکذب فیتفرّقون

(مشکوٰۃ ص ۴۱۲)

یعنی وہ شخص بظاہر انسان لیکن بباطن شیطان ہے جو لوگوں میں جھوٹی باتیں پھیلا کر ان میں تفرقہ ڈال دیتا ہے اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:-

شرار عباد اللہ المشاؤن
بالنمیمۃ المفرقون
بین الاحبّۃ

(مشکوٰۃ ص ۴۱۵)

یعنی وہ بدترین لوگ ہیں جو اپنی چغل خوری اور الزام تراشی کی عادت سے آپس میں محبت کرنے والوں میں تفرقہ ڈال دیتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے سے بدظن کر کے ان کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر ڈالتے ہیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد اسحاق دبئی میں کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(مستری نورالدین دارالرحمت غربی ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے ڈاک میں ڈالے جانے والے لفافہ کی قیمت ۱۳ پیسے کی بجائے ۱۵ پیسے ہو گئی ہے اس لئے احباب جو بھی لفافہ ارسال کریں اس پر ۱۵ پیسے کے ٹکٹ لگائیں بصورت دیگر لفافہ بیرنگ ہو جاتا ہے اور یہاں دو پیسے کی بجائے ۴ پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ۱۳ پیسے کا کوئی لفافہ ڈاک میں نہ ڈالا جائے۔

(مینیجر الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر روزنامہ الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

طوفان زدگان کی امداد میں خدام الاحمدیہ بدین کی مساعی

معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بدین نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۲۔جون کو یہاں پر بہت سخت طوفان آیا جس نے قیامت کا نمونہ پیدا کر دیا۔ بے شمار افراد اس طوفان سے متاثر ہوئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ بدین نے اس طوفان سے تباہ حال ہونے والے لوگوں کی امداد کے لئے فوری طور پر ایک کمیٹی تشکیل کی۔ اس کمیٹی نے تمام خدام کو ہدایات دیں اور اپیل کی کہ وہ طوفان زدگان کی ہر ممکن طریق سے مدد کریں۔ چنانچہ خدام نے انفرادی اور اجتماعی رنگ میں اس خدمت کو سرانجام دیا۔ مکانات کے بنانے، سامان نکالنے اور دیگر کاموں میں تباہ حال لوگوں سے تعاون کیا گیا۔ علاوہ ازیں کمیٹی کے ممبران نے شہر میں سے غلّہ اور نقدی بھی جمع کی جو طوفان زدگان میں تقسیم کی گئی۔ یہاں پر خدام کی تعداد تھوڑی ہے اور پھر طوفان کا اثر سب پر تھا اس لئے بڑی دقّت سے ایسے عطایا اکٹھے کئے گئے دو من کے قریب غلّہ اور قریباً ۲۳ روپے نقد مصیبت زدگان میں اس مساعی کے نتیجہ میں تقسیم کئے گئے۔ انفرادی اور اجتماعی کوششیں اب بھی جاری ہیں۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے لئے ضروری اطلاع

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دورہ کا پروگرام

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حسب ذیل پروگرام کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا دورہ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔ ان مراکز کے اردگرد کی مجالس کے خدام سے التماس ہے کہ وہ کثرت سے تشریف لاکر محترم نائب صدر صاحب کے زریں ارشادات سے مستفید ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تاریخ	دن	وقت	مقام
۳۱-۷-۶۲	بروز جمعہ	گیارہ بجے قبل دوپہر	قصور
۳۱-۷-۶۲	بروز جمعہ	نماز جمعہ ۱½ بجے دوپہر	کھریپڑ
۳۱-۷-۶۲	بروز جمعہ	نماز عصر ۴½ بجے شام	للیانی
۳۱-۷-۶۲	بروز جمعہ	نماز مغرب	شاہدرہ
۱-۸-۶۲	بروز ہفتہ	نماز عصر ۴½ بجے شام	باٹاپور جلو
۱-۸-۶۲	بروز ہفتہ	نماز مغرب	ہانڈو گوجر
۲-۸-۶۲	بروز اتوار	گیارہ بجے قبل دوپہر	دھوپ سڑی
۲-۸-۶۲	بروز اتوار	نماز ظہر ۱½ بجے دوپہر	ہڈیارہ
۲-۸-۶۲	بروز اتوار	نماز عصر ۴½ بجے شام	گنج مغلپورہ

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کے انتخاب کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان کا اجلاس مورخہ ۸/۶۲-۵ کو بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ محلہ حسین آگاہی ملتان شہر میں اس عاجز کی زیر صدارت منعقد ہوگا۔ تمام صدر صاحبان اس میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

ضروری تصحیح

مورخہ ۵۔جولائی کے الفضل میں صفحہ ۳، ۴ پر مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے کا مضمون "مصلح موعود کی شانِ خلافت" شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۳ کے کالم اول کے آخر سے شروع ہونے والے پیراگراف کی عبارت میں وقفوں کی علامات میں تفاوت اور سہوِ کتابت کے باعث مفہوم کسی قدر بدل گیا ہے۔ اصل عبارت یوں پڑھی جائے:-

"انبیاء کے بعد ان کے خلفاء کا بھی یہی حال ہے۔ اطاعت کے لحاظ سے خلفاء میں بھی کوئی تفریق نہیں۔ تمام خلفاء کی اطاعت مومنوں پر فرض ہوتی ہے۔ مگر خلفاء کی شان کے مطابق انعامِ خداوندی کی قدر کرنا بھی مومنوں کا فرض ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ جماعت مومنین عظیم المرتبت خلفاء کی بلند شان کا عرفان حاصل کرے اور اپنی قربانیوں اور اعمال کو اُن کے مطابق معیار پر لانے کی کوشش کرے۔" (ادارہ)

تقویٰ اللہ اور اس کی شرائط

مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب ناہوکا

(۲)

اوامر کے نظارے

قرآن مجید کا سمندر اوامر کے موتیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ان بے بہا اور بے شمار موتیوں میں سے چند قیمتی ملاحظہ ہوں۔

آیت ۱۷۸ سورۃ بقرہ رکوع ۲۱ - از
لَیْسَ الْبِرَّ ...... تا .... هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ :- تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے۔ لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ اور روز آخرت ملائکہ (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا۔ اور اُسی یعنی اللہ کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو نیز غلاموں کی آزادی کے لئے اپنا مال دیا۔ اور نماز کو قائم رکھا۔ اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اپنے عہدوں کو جب بھی کوئی عہد کرلیں۔ اور خاص کر تنگی اور بیماری اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے کامل نیک ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

(ترجمہ تفسیر صغیر)

اس آیۃ کریمہ میں نہایت قیمتی اصولوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ان تمام اوامر کے شروع اور آخر میں دو دروازے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ پہلا دروازہ محبت الٰہی کا ہے۔ فرمایا بعض لوگ دِکھاوے کیلئے بھی خرچ کرتے ہیں۔ بعض لوگ محض قومی ہمدردی کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کو بامر مجبوری خرچ کرنا پڑتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگ متقی نہیں۔ بلکہ متقی وہ ہے جس کا ہر فعل محبت الٰہی کے دروازہ سے داخل ہو۔ وہ رشتہ داروں کی مدد کرے تو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ یتیموں کی پرورش کرے تو محض رضاء الٰہی کے لئے۔ ایسے لوگ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جگہ پائیں گے۔ اسی طرح فرمایا مسکینوں اور مسافروں کو دیکھکر بھی اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ محض اپنے رب کی مصیبت زدہ مخلوق ہونے کی وجہ سے اُن کی ہمدردی کرتے ہیں۔ فرمایا مسافر آتا ہے اور اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ ایک مومن بھائی نے خود بخود کارہ کر اس کو کھانا کھلایا ہے۔ لیکن وہ متقی اپنے خدا کو خوش کرتا ہے۔ اسی طرح متقی کے پاس جب مال آتا ہے تو غلامی ختم اور آزادی کا آغاز ہوتا ہے۔ ان سب اعمال کے باوصف بھی وہ نماز اور زکوٰۃ کے لئے گناہوں سے استغفار مانگتا رہتا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ متقی وہ ہے جو ان عہدوں کو جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ تنگی۔ بیماری اور جنگ کے وقت بھی برداشت سے کام لیتا ہے اور ان عہدوں کو پورا کر کے دکھاتا ہے۔ اور حقیقت میں یہی لوگ سچے ہیں جو مصیبتوں کے باوجود قربانیوں پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ یہ اوامر کے نظاروں میں سے ایک نظارہ ہے۔ جس نظارے پر فریفتہ ہونے والے متقی ہیں۔

دو سوالوں کا جواب

اس جگہ طبعاً دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ہشیاری اور تقویٰ اللہ میں کوئی قدر مشترک ہے یا نہیں۔ دوم یہ کہ یہ تو پتہ چل گیا۔ کہ تقویٰ کیا ہے۔ لیکن ہماری خواہش کے باوجود ہم اسے حاصل نہیں کر سکتے۔ آخر تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ کیا ہے؟

ہشیاری اور تقویٰ

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ تقویٰ اللہ کا تعلق دل سے اور ہشیاری کا تعلق دماغ سے ہے۔ دماغ طرح طرح کی سکیمیں، بدظنیاں اور خوش فہمیاں بنا کر بسا اوقات پریشانی کا موجب بنتا ہے۔ اور اگر دل کو دماغ کے ماتحت کر دیا جاوے تو گمراہی کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر دل کینہ، حسد، فحشاء اور معصیت الرسول سے پاک کر کے تقویٰ کا درخت اس کے اندر لگایا جاوے۔ اور پھر دماغ کو اس دل کے ماتحت کر کے غور و فکر کیا جاوے۔ تو ایسی ایسی شاندار سکیمیں الہام کی جاتی ہیں جیسے تحریک جدید۔ پس مومن ہشیار ضرور ہوتا ہے مگر اس کی ہوشیاری پاک دل کے زیر نگرانی ہوتی ہے۔ کیونکہ

"عقل تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو۔"

تقویٰ اللہ حاصل کرنے کا ذریعہ

دوسرے سوال کا جواب قرآن مجید نے سورہ مزمل میں دیا ہے۔

(آیت ۱ تا ۶، سورہ مزمل رکوع ۱)

ترجمہ :- اے چادر میں لپٹے ہوئے۔ خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے۔ کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزار۔ یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے۔ یا اس پر کچھ اور بڑھا دے۔ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر ہم تجھ پر ایک ایسا کلام اتارنے والے ہیں جو ذمہ داری کے لحاظ سے بڑا بوجھل ہے۔ رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے ملنے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے۔ اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔

(ترجمہ تفسیر صغیر)

پس جو چاہتے ہیں کہ نفس کو کچل دیں۔ اور تقویٰ اللہ کو حاصل کریں۔ اور پھر انہیں خدمت دین کی نمایاں توفیق ملے۔ وہ ہمت کریں اور راتوں کو اٹھ کر گریہ و زاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرمایا ہے۔ کہ بہت ہیں جو خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ہمت کر کے نفس کو کچلتے ہیں۔ پس آؤ ہم ارادہ اور ہمت کریں۔ رحمٰن خدا خود اپنے فضلوں کی چادر میں ڈھانپ لے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

ملک روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گذرے ہیں امیر و تاجدار
داغ لعنت ہے طلب کرنا زمین کا عز و جاہ
جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار
ہم اُسی کے ہو گئے جو ہمارا ہو گیا
چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار

پھر حضور فرماتے ہیں :-

"چاہیئے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اُس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ اُس کا وعدہ ہے۔ اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے۔ اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۲۳
بحوالہ الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء)

پس آئیے ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا تاج عطا فرمائے۔ کسریٰ کا تاج کھویا گیا اور آج اُس کا کوئی نام لیوا نہیں۔ شاہِ مصر کا تاج کھو دیا گیا اور آج اُس کا کوئی نام لیوا نہیں۔ لیکن ایک حبشی غلام اور ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ کا تاج جو ہمارے رب نے عطا کیا تھا۔ آج بھی زندہ جاوید ہے اور بڑے بڑے تاجور اُس کی یاد میں آنسو بہاتے ہیں۔ پس آئیے ہم دعا کریں کہ ہمیں وہ تاج عطا ہو۔ جو کبھی چھینا نہ جائے۔ جو اس دنیا میں بھی عزت کا موجب ہو اور اُخروی اور حقیقی زندگی میں رب العزت کے قرب کا موجب ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سوانح حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح "اصحاب احمد" میں شائع کرنے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ حضرت مرحوم کی سیرۃ سے واقف احباب سے عرض ہے کہ براہ کرم اپنے تاثرات جلد ارسال فرما دیں۔ (ملک صلاح الدین۔ ایم اے۔ مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان)

محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری محمد یار صاحب عارف کی وفات

انّا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ :۔ مکرم چوہدری محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان کی والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ محترم جناب چوہدری غلام حسین صاحب) مورخہ ۲۲ / ۲۳ جولائی ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب اپنے گاؤں چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں۔

مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۲۳ جولائی کو بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔

مرحومہ ۱۹۰۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔ بہت عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا

قائدین خدام الاحمدیہ سے خطاب

مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء میں فرمایا:۔

"یہاں خدام الاحمدیہ کے قائدین بیٹھے ہوں گے۔ مَیں ان کو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کا صیغہ بڑا اہم ہے۔ جماعت کی ساکھ اور جماعت کی نیک نامی بلکہ خدا کی نظر میں اس کی قدرو قیمت زیادہ تر اسی کام کی وجہ سے ہے اس لئے دفتر دوم کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے۔ خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ دیں اور دفتر دوم میں جو چندہ دینے والے ہیں ان کو ہمت دلائیں اور غیرت دلائیں اور قربانی پر ان کو آمادہ کریں اور وہ یہاں وعدے کر کے جائیں کہ وہ انشاء اللہ اس کام میں مدد دے کر ان کی قربانیوں کو تیز تر کر دیں گے۔"

تحریک جدید کا سال ۳۰/۲۹ اپنی آخری سہ ماہی میں داخل ہونے والا ہے۔ قائدین کو چاہیئے کہ ان دنوں دفتر دوم کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ مبذول فرمائیں۔ اس سلسلہ میں دفتر ہذا سے کسی قسم کی امداد کی ضرورت ہو تو وہ خاکسار کو تحریر فرما دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انسدادِ سگریٹ نوشی وغیرہ کے متعلق رپورٹیں

(قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ)

۱۔ مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

مندرجہ ذیل احباب نے سگریٹ و حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔

(۱) شیخ نثار احمد صاحب سرگودھا۔ (۲) اللہ دین صاحب۔ (۳) مستری عبد الرحیم صاحب۔ (۴) چوہدری محبوب احمد صاحب صدر بلاک ۱۸۔ سرگودھا۔

۲۔ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ نے رپورٹ کی ہے کہ ذیل کے دوستوں نے حقہ چھوڑنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور وعدہ کے بعد سے حقہ چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے ہیں۔

(۱) حاجی فضل محمد صاحب۔ (۲) حافظ شاہ محمد صاحب۔ (۳) میاں محمد صاحب۔ (۴) سلطان احمد صاحب (۵) سلطان احمد صاحب جوئیہ۔ (۶) امیر علی صاحب۔ (۷) سخی محمد صاحب۔

۳۔ (۱) دلاور حسین صاحب سکرٹری مال چک ۹۸ الف فتح ضلع بہاولپور۔ (۲) چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۱۲۶ مراد۔ ضلع بہاولپور۔ (۳) شیخ منور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین۔ ضلع گجرات۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں میں حقہ اور سگریٹ ترک کرنے کی رَو چل پڑی ہے۔ سب جماعت کے عہدیداران کو چاہیئے کہ احباب کو اس لغو فعل سے اجتناب کے لئے ہدایت فرما دیں۔ اور نتیجہ سے نظارت ہذا کو اطلاع فرما دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ بی ای ڈی، سی ٹی میں داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان۔ درخواستیں ۶۲/۸/۴ تک۔ فارم و دیگر ہدایات ۳۰ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر دفتر کالج سے۔

شرائط برائے بی۔ای۔ڈی۔ بی اے/بی ایس سی۔ عمر ۶۲/۹/۱ کو کم از کم ۱۹۔ باشندہ بہاولپور، ملتان، لاہور، سرگودھا، و راولپنڈی ڈویژن شرائط برائے سی۔ٹی کلاس۔ ایف اے/ایف ایس سی۔ دیگر شرائط مثل بی ای ڈی۔ (پ۔ٹ ۶۲/۷/۲۲)

۲۔ مغربی پاکستان انجینئرنگ و ٹکنالوجی یونیورسٹی لاہور داخلہ۔ فرسٹ ایئر۔ کورسز (۱) سول، الیکٹریکل، مکینیکل انجینئرنگ (ب) مائننگ انجینئرنگ۔ (ج) کیمیکل انجینئرنگ۔ (د) آرکیٹکچر۔ (ر) ٹاؤن پلیننگ۔ پراسپکٹس معہ فارم داخلہ اڑھائی روپے نقد میں خزانچی یونیورسٹی سے۔ درخواستیں معہ ساڑھے بارہ روپے کے پوسٹل آرڈر بحق ٹریژرر و سہ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔ ۶۲/۸/۴ تک بنام کنوینرس متعلقہ کمیٹی داخلہ۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ۔ ریاضی۔ فزکس و کیمسٹری۔ ایپلیڈ آرٹس۔ نیز صورت داخلہ آرکیٹیکچر کورس انٹرمیڈیٹ فائن آرٹس۔ (پ۔ٹ ۶۲/۷/۲۲)

۳۔ ٹریننگ بطور ٹکٹ کلکٹرس داخلہ والٹن ٹریننگ سکول پی۔ڈبلیو ریلوے لاہور کینٹ۔ آسامیاں ۳۲۔ تنخواہ گریڈ ۷۵-۱۱۵-۱۷۵۔ عرصہ ٹریننگ ایک ماہ از ۶۲/۹/۱۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۰/-۔ ابتدائی تنخواہ بطور ٹی۔ٹی ۱۱۵/-۔ الاؤنسز علاوہ۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۶۲/۸/۳۱ تک۔ فارم ایک روپے میں۔ شرائط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۶۲/۸/۱ کو ۱۸ تا ۲۴۔ (پ۔پ ۶۲/۷/۲۳)

(ناظر تعلیم)

سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد مبارک سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۴۵	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب زراعت انسپکٹر کالا باغ ضلع میانوالی۔	۲۰-۰۰ روپے
۴۶	" ملک مقبول احمد صاحب آف خانپور شیخوپورہ شہر۔	۱۰-۰۰ "
۴۷	" شیخ غفور احمد صاحب منتظم مال خدام الاحمدیہ رتن باغ لاہور۔	۲۰-۰۰ "
۴۸	" جناب وسیع الدین احمد صاحب دیناج پور مشرقی پاکستان۔	۱۲-۵۰ "
۴۹	" ایم محمد حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔	۲۶-۰۰ "
۵۰	" جناب لطف الرحمن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔	۵-۰۰ "
۵۱	" چوہدری نذیر احمد صاحب پٹواری موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ۔	۱۰-۰۰ "

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیاب ہونے پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانی کے درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ دیگر طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

نمبر	نام	رقم
۵۳	دختر مکرم ابرار حسین صاحب ماچس فیکٹری شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔	۱۵-۰۰ روپے
۵۴	عزیز مبشر احمد ناصر کراچی ۳۰	۵-۰۰ "
۵۵	عزیز محمد اسحاق ابن مکرم منشی عبد الحق صاحب کاتب دار البرکات ربوہ	۸-۰۰ "
۵۶	عزیز وسیم احمد ابن چوہدری محفوظ الرحمن صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۵-۰۰ "
۵۷	عزیزہ آنسہ بذریعہ محترمہ ایم قریشی صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر	۵-۰۰ "
۵۸	" نسیم " " " " " "	۵-۰۰ "
۵۹	" فیاض " " " " " "	۱۰-۰۰ "
۶۰	عزیز شجاع الدین ابن سیف الدین مرحوم دار الرحمت شرقی ربوہ	۱-۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بے روزگاری کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی دور فرمائے۔ (چوہدری محمد اسمٰعیل خلیل دار الصدر ج ربوہ)

۲۔ میرے بھائی انگلینڈ میں ایک امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (زبیدہ پروین شیخ پور ضلع گجرات حال خانپور)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ فیروزہ بیگم کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ بالکل بے ہوش ہے۔ اور ریلوے ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار ملک برکت علی پنشنر۔ ایمپرس پارک۔ لاہور)

۴۔ میری اہلیہ اور بچے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔
(محمد شفیع کوئٹہ چھاؤنی)

۵۔ بندہ ان دنوں گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار بشیر الدین احمد میڈیکل اسسٹنٹ نزد لی بازار مزنگ لاہور)

۶۔ جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے ایک مخلص دوست مکرم محمد اعظم صاحب سپروائیزر کو بعض پریشانیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کرے۔ (خاکسار۔ محمد شفیع سلیم پوری واہ کینٹ)

۷۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ تین چار سال سے بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے (خاکسار محمد سرور۔ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ)

۸۔ عزیزم سید سعید احمد صاحب ابن حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-

"میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

بھائیو ہمارا پیارا امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) جس بات کو فائدے مند بیان کر رہا ہے یقیناً یقیناً ہمارے ایمانوں۔ ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسایوں کے ایمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

پس آج ہی الفضل کو جاری کرا کر فائدہ اٹھایئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وصیت

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیا گیا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مسل نمبر ہے وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائے گا (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۳۸۴

میں عنایت الٰہی ولد چوہدری چراغ الدین صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ملتان ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں،

(۱) میری موجودہ جائداد صرف ایک مکان نمبر ۱۳۱/۷ سٹلائٹ ٹاؤن سکیم نمبر ۲ ملتان ہے جس کا رقبہ سرکاری پیمائش کے مطابق ۷ مرلہ اور قیمت ۳۶۰۰/- روپیہ ہے۔ یہ مکان میں نے ماہوار اقساط پر لیا ہے اس کی کل قیمت کا تقریباً ۱/۴ ادا کر چکا ہوں ۳/۴ باقی ہے۔ اس کے مالکانہ حقوق مجھے ابھی نہیں ملے۔ اگر یہ مکان مجھے مستقل طور پر مل گیا تو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

۲- لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بصورت پنشن بعد کمیوٹیشن مبلغ ۷۹/۴۲ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد عنایت علی ولد چوہدری چراغدین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر نمبر ۱۳۱/۷ گلگشت ملتان۔

گواہ شد: نذیر احمد سیکرٹری تحریک جدید ملتان شہر گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالکریم امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر

نوٹ :- میرا ایک مکان پختہ دس مرلہ میں محلہ دارالشکر قادیان ضلع گورداسپور (بھارت) میں ہے جس پر اس وقت لاگت تین ہزار روپے آئی تھی۔ یہ مکان اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہے میں نے اس کا کلیم بھی نہیں دیا اگر میری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مکان دے دیا تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ دستخط عنایت الٰہی

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس لئے الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوتا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں

اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے۔ اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔

پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"

موجودہ قواعد برائے واپسی قرضہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت مرحمت فرمائی ہے :-

"ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو روپیہ خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا"

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

خاکسار کی حکمانہ ترقی میں کچھ رکاوٹیں درپیش ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے

(ماسٹر نیر دز الدین۔ عق۔ ہٹیاں۔ آزاد کشمیر)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

■ استنبول ۲۴ جولائی — پاکستان۔ ایران اور ترکی ایک بین الاقوامی ایرلائن اور بحری حمل ونقل کا ایک ادارہ قائم کرنے تینوں ملکوں کے درمیان تجارت کو زیادہ آزاد بنانے اور ویزا سسٹم ختم کرنے پر اصولاً متفق ہو گئے ہیں ان کے درمیان وزرائے خارجہ کی وزارتی کونسل قائم کرنے پر بھی اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

پاکستان، ترکی اور ایران کے سربراہوں کی دو روزہ کانفرنس کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں یہ باتیں کہی گئی ہیں۔ اعلامیہ کے مطابق وزرائے خارجہ کی کونسل کی امداد کے لئے ایک اور کمیٹی قائم کی جائے گی جو تینوں ملکوں کے منصوبہ بندی کے محکموں کے سربراہوں پر مشتمل ہو گی۔ یاد رہے کہ یہ سربراہی کانفرنس اکیس اور بائیس جولائی کو استنبول میں ہوئی تھی اور اس میں پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں، ایران کے شہنشاہ شاہ رضا شاہ پہلوی اور ترکی کے صدر کی جانب سے ان کے وزیراعظم مسٹر عصمت انونو نے شرکت کی تھی کیونکہ صدر گرسل کی طبیعت کانفرنس سے ایک روز قبل ناساز ہو گئی تھی۔

■ کراچی ۲۴ جولائی — کراچی واپس پہنچ کر صدر محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ استنبول کانفرنس کے ذریعے ہم نے اسلامی ملکوں میں مضبوط اتحاد کی بنیاد ڈال دی ہے۔ یہ کانفرنس ایک تاریخی معجزہ ہے جس کا انتظار تینوں ملکوں کے عوام ایک عرصہ سے کر رہے تھے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ مشرق وسطیٰ کے زیادہ سے زیادہ ملک اس علاقائی تعاون برائے ترقی میں شریک ہوں گے۔ صدر ایوب نے شاہ ایران اور ترکی کے صدر گرسل کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے سربراہی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن تعاون کیا۔

صدر ایوب افغانستان۔ ایران۔ ترکی برطانیہ اور آئرلینڈ کے تئیس دن کے دورہ سے واپس پہنچنے پر کل شام یہاں ہوائی اڈہ پر سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے جو ڈویژنل مسلم لیگ کراچی کے صدر محمود ہارون خالد جمیل نے شہریوں کی طرف سے ان کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ صدر ایوب کل جب یہاں پہنچے تو ان کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر ہزاروں شہری ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ صدر ایوب جب طیارے سے اترے تو دونوں صوبائی گورنروں ملک امیر محمد خاں اور مسٹر عبدالمنعم خاں نے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا۔ فضائیہ، بحریہ اور بری فوج نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

■ استنبول ۲۴ جولائی — ایران پاکستان اور ترکیہ کی سربراہی کانفرنس میں وزرائے خارجہ کی جو وزارتی کونسل قائم کی گئی ہے اس کا پہلا اجلاس آئندہ اکتوبر میں تہران میں ہو گا۔ اس سے پہلے ستمبر میں تہران ہی میں علاقائی منصوبہ بندی کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ علاقائی منصوبہ بندی سے قبل قریباً درجن بھر ورکنگ گروپ قائم کئے جائیں گے جو اجلاس سے قبل کمیٹی کو اپنی اپنی رپورٹیں پیش کریں گے۔

■ لاہور ۲۴ جولائی — گزشتہ شب جب صوبائی دارالحکومت کے ہر محلہ اور گلی کوچے میں عید میلاد النبی کی تقریب پر خوشیاں منائی جا رہی تھیں تو نئی دہلی بازار مزنگ میں ایک نہایت المناک حادثہ پیش آیا جبکہ ایک دکان کا پختہ چھجہ گر جانے سے چار افراد جاں بحق اور ۳۵ زخمی ہو گئے۔ اس حادثے کے بعد مزنگ میں عید میلاد النبی کی تمام تقریبات منسوخ کر دی گئیں۔

■ سنگاپور ۲۴ جولائی — گزشتہ روز سنگاپور میں پھر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ دوبارہ کرفیو نافذ ہونے سے صرف ساڑھے پانچ گھنٹے پیشتر کرفیو اٹھایا گیا تھا۔ کرفیو چینیوں اور ملایا کے باشندوں کے درمیان تصادم کے بعد نافذ کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس وقت شہر بھر میں بحرانی صورت حال ہے۔ چھ ملائی اور متعدد چینیوں کو ہسپتال لے جایا گیا ہے۔

سنگاپور میں فرقہ وارانہ تصادم کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تصادم دوسری مرتبہ ہوا ہے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد میں ۱۳۲ تک پہنچ گئی ہے۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق ۱۶۷ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

■ لاہور ۲۴ جولائی — مرکزی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ نے کل کراچی جاتے ہوئے لاہور کے فضائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے داخلہ کا اجلاس اگست کے تیسرے ہفتے میں راولپنڈی میں ہو گا۔ اس اجلاس میں بھارت کے فساد زدہ علاقوں سے مشرقی پاکستان پہنچنے والے مہاجرین کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

■ ڈھاکہ ۲۴ جولائی — بھارتی صوبہ بہار کے دریاؤں باگمتی، کملا اور ان کے معاونوں میں طغیانی آ جانے سے قریباً ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے اور سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے۔ یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق آسام کے بالائی علاقہ میں بھی دریائے برہم پتر میں شدید سیلاب آ گیا ہے۔

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ——— افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۴ء بروز منگل لاہور سے مری جاتے ہوئے راولپنڈی میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی۔

مرحومہ کے چھوٹے فرزند لطف المنان صاحب جو ان کے ہمراہ تھے مورخہ ۲۲ جولائی کی صبح کو ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ جنازہ اس وقت ربوہ پہنچا جب کہ مسجد مبارک میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہو رہا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر سوا دس بجے صبح کے قریب احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جلسہ میں شریک ہزاروں احباب نے شرکت کی۔ جنازہ نماز ظہر کے بعد بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی نہایت مخلص اور فدائی صحابی حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ پیدائشی احمدی ہونے کے علاوہ انہیں حضور علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم، مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سیکشن آفیسر حکومت مغربی پاکستان مرحومہ کے بہنوئی ہیں اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ مرحومہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ مرحومہ بہت عبادت گزار اور دعاگو خاتون تھیں۔ خدمت خلق ان کا خاص شیوہ تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کو بہت طویل عرصہ بیوی بچوں سے جدا رہ کر انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی غیر معمولی سعادت ملی۔ یہ طویل عرصہ مرحومہ نے بہت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ اور اس طرح اپنے واجب الاحترام خاوند کی قربانی اور خدمت میں حصہ دار بنیں۔

مرحومہ نے ایک بیٹی استانی رحمت النساء بیگم اہلیہ مکرم چوہدری قمر الدین صاحب اور دو فرزند مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل لاہور اور مکرم لطف المنان صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس لاہور اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارۂ الفضل مرحومہ کے فرزندان دختر اور دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ لائل پور کا اہم اجلاس

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء بروز اتوار تین بجے بعد دوپہر کوٹھی مولوی عبداللطیف صاحب نمبر ۱۴ جناح کالونی لائل پور میں۔ لجنہ کا ایک تربیتی اجلاس ہو رہا ہے جس میں توقع ہے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بہنوں سے خطاب فرمائیں گی بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(نصرت الرحمٰن نائب صدر لجنہ اماء اللہ لائل پور)

درخواست دعا

برادرم مکرم فتح محمد صاحب شرما سب پوسٹ ماسٹر کراچی کی اہلیہ محترمہ بعارضہ ضعف قلب بیمار ہیں انہیں ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہے کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے بے چینی بھی زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم شرما صاحب کی اہلیہ محترمہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں (عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل)